سورہ روم | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ | ایت نمبر(۳۱-۳۲)

وَلَا تَکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ○ مِنَ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَہُمۡ وَ کَانُوۡا شِیَعًا ؕ کُلُّ حِزۡبٍۭ بِمَا لَدَیۡہِمۡ فَرِحُوۡنَ ○

ترجمہ: اور نہ ہو جانا تم مشرکوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ ہر فرقہ اس (طریقے) پر جو ان کے پاس ہے مگن ہے۔

# خطبہ

# جمعة المبارک

[۸ربیع اوّل ۱۴۳۲ھ بمطابق 11 فروری 2011]

## عنوان

# جادو ٹونہ اور اسلام

زیر اہتمام: شعبہ دینی امور جوہری ٹرسٹ (جامع مسجد محمدی نئی آبادی اثاری سروبہ لاہور)

نوٹ: ہم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ الحمد اللہ ہمارا کسی فرقہ کسی مسلک کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا عزم ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبائیت لسانیت فرقہ واریت) کو ختم کرنا ہے اور بہترین معاشرہ بنانا ہے اس کیلئے ہم نے ایک انسانی کوشش شروع کی ہے اور ہر انسانی کوشش میں غلطیوں کا امکان رہتا ہے لہٰذا ہماری تحریر میں جو کچھ صحیح نظر آئے نور قرآنی ہے اور جہاں کہیں غلطی نظر آئے وہ ہماری اپنی کوتاہی ہے اس ادنیٰ سی کوشش کو آپ تک پہنچانے کیلئے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس کاوش کو سراہیں گے اور آپ کو ہم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں استقامت دے اور معاشرتی بہتری کیلئے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بتعاون: محترم جاوید اختر جوہری صاحب صدر جوہری ٹرسٹ

**اب آپ خطبہ جمعة المبارک انٹرنیٹ پر بھی دیکھ سکتے ہیں:**

www.Johritrust.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اَوْفُوْ عَھْدَہٗ

اَمَّا بَعْد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

(وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُکَفِّرَنَّ عَنْھُمْ سَیِّاٰتِھِمْ وَلَنَجْزِیَنَّھُمْ اَحْسَنَ الَّذِیْ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ)

## عنوان: جادوٹونہ اور اسلام:

معزز سامعین: اس عنوان کا انتخاب اس لیے کیا گیا ہے آج کل معاشرہ میں جادوٹونہ عام ہوتا جارہا ہے لوگ اسی کام میں لگ چکے ہیں ہر گھر جادو سے پریشان ہے: آیئے: قرآن وحدیث کی روح سے جادوٹونہ کی حقیقت سمجھتے ہیں جادو کا آغاز کیسے ہوا قرآن کیا کہتا ہے؟

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی مُلْکِ سُلَیْمٰنَ وَمَا کَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ کَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَی الْمَلَکَیْنِ بِبَابِلَ ھَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَمَا یُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰی یَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَۃٌ فَلَا تَکْفُرْ فَیَتَعَلَّمُوْنَ مِنْھُمَا مَا یُفَرِّقُوْنَ بِہٖ بَیْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِہٖ وَمَا ھُمْ بِضَآرِّیْنَ بِہٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ وَیَتَعَلَّمُوْنَ مَا یَضُرُّھُمْ وَلَا یَنْفَعُھُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰہُ مَا لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِہٖٓ اَنْفُسَھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ (۱۰۲)

ترجمہ: اور یہ (بنی اسرائیل) کے ان منتروں کے پیچھے لگ گئے جو سلیمان علیہ السلام؛ کی سلطنت کے زمانے میں شیاطین پڑھا کرتے تھے اور سلیمان علیہ السلام؛ نے کوئی کفر نہیں کیا تھا البتہ شیاطین لوگوں کو جادو کی تعلیم دے کر کفر کا ارتکاب کرتے تھے نیز یہ بنی اسرائیل اس چیز کے پیچھے لگ گئے جو شہر بابل میں ہاروت اور ماروت نامی دو فرشتوں پر نازل کی گئی تھی یہ دو فرشتے کسی کو اس وقت تک کوئی تعلیم نہیں دیتے تھے جب تک اس سے یہ نہ کہہ دیں کہ؛ ہم محض آزمائش کے لیے بھیجے گئے ہیں لہٰذا تم جادو کے پیچھے لگ کر کفر اختیار نہ کرنا پھر بھی یہ لوگ اُن سے وہ چیزیں سیکھتے تھے جس کے ذریعے مرد اور اسکی بیوی میں جدائی پیدا کردیں ویسے یہ واضح رہے کہ وہ اسکے ذریعے کسی کو اللہ کی مشیت کے بغیر کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے مگر وہ ایسی باتیں سیکھتے تھے جو اُن کے لیے نقصان دہ تھیں اور فائدہ مند نہ تھیں اور وہ یہ بھی خوب جانتے تھے جو شخص اِن چیزوں کا خریدار بنے گا آخرت میں اُس کا کوئی حصہ نہیں ہوگا اور حقیقت یہ ہے کہ وہ چیز بہت بُری تھی جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانیں بیچ ڈالیں کاش کہ ان کو اِس بات کا حقیقی علم ہوتا: (۱۰۲) ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کی ایک اور بدعملی کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور یہ کہ جادوٹونے کے پیچھے لگنا شرعاً ناجائز تھا بالخصوص اگر جادو میں شرکیہ کلمات منتر کے طور پر پڑھے جائیں تو ایسا جادو کفر کے مرادف ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں کچھ شیاطین نے جن میں انسان اور جنات دونوں شامل ہو سکتے ہیں بعض یہودیوں کو یہ پٹی پڑھائی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی سلطنت کا سارا: راز جادو میں مضمر ہے اور اگر تم جادو سیکھ لوگے تو تمہیں بھی حیرت

انگیز اقتدار نصیب ہوگا چنانچہ یہ لوگ جادو سیکھنے اور اُس پر عمل کرنے میں لگ گئے حالانکہ جادو پر عمل کرنا نہ صرف ناجائز تھا بلکہ اس کی بعض قسمیں کفر تک پہنچتی تھیں دوسرا غضب یہودیوں نے یہ کیا کہ خود حضرت سلیمان علیہ السلام کو جادوگر قرار دے کران کے بارے میں یہ مشہور کر دیا کہ انہوں نے آخری عمر میں بتوں کو پوجنا شروع کر دیا تھاان کے بارے میں یہ جھوٹی داستانیں انہوں نے اپنی مقدس کتابوں میں شامل کر دیں جو آج تک بائبل میں درج چلی آتی ہیں چنانچہ بائبل کی کتاب سلاطین اول ۱۱-۱ تا ۲۱ میں ان کے معاذ اللہ مرتد ہونے کا بیان آج بھی موجود ہے قرآن کریم نے اس آیت میں حضرت سلیمان علیہ السلام پر اس ناپاک بہتان کی تردید فرمائی ہے اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جن لوگوں نے قرآن کریم پر الزام لگایا ہے کہ وہ یہودیوں اور عیسائیوں کی کتابوں سے ماخوذ ہے وہ کتنا غلط الزام ہے یہاں قرآن کریم صریح الفاظ میں یہود نصاریٰ کی کتابوں کی تردید کر رہا ہے حقیقت تو یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایسا کوئی ذریعہ نہیں تھا جس سے وہ یہ خود معلوم کر سکتے کہ یہودیوں کی کتابوں میں کیا لکھا ہے اس بات کا علم آپ کو وحی کے سوا کسی اور راستے سے نہیں ہو سکتا تھا لہٰذا یہ آیت بذات خود آپ کے صاحب وحی رسول ہونے کی واضح دلیل ہے کہ آپ نے نہ صرف یہ بتلایا کہ یہودیوں کی کتابوں میں حضرت سلیمان علیہ السلام پر کیا بہتان لگایا گیا ہے بلکہ اس قدر جم کر اس کی تردید فرمائی ہے بابل عراق کا مشہور شہر تھا ایک زمانے میں وہاں جادو کا بڑا چرچا ہو گیا تھا اور یہودی بھی اس ناجائز کام میں بُری طرح ملوث ہو گئے تھے انبیائے کرام اور دوسرے نیک لوگ انہیں جادو سے منع کرتے تو وہ بات نہ مانتے تھے اس سے بھی خطرناک بات یہ تھی کہ لوگوں نے جادوگروں کے شعبدوں کو معجزے سمجھ کر انہیں اپنا دینی مقتدا بنا لیا تھا اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے اپنے دو فرشتے جن کا نام ہاروت اور ماروت تھا دُنیا میں انسانی شکل میں بھیجے تا کہ وہ لوگوں کو جادو کی حقیقت سے آگاہ کریں اور یہ بتائیں کہ خدائی معجزات سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے معجزہ براہ راست اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جس میں کسی ظاہری سبب کا کوئی دخل نہیں ہوتا اس کے برعکس جادو کے ذریعے جو کوئی شعبدہ دکھایا جاتا ہے وہ اسی عالم اسباب کا ایک حصہ ہے یہ بات واضح کرنے کے لیے ان فرشتوں کو جادو کے مختلف طریقے بھی بتانے پڑتے تھے تا کہ یہ دکھایا جا سکے کہ کس طرح وہ سبب اور مسبب کے رشتے سے منسلک ہیں لیکن جب وہ ان طریقوں کی تشریح کرتے تو ساتھ ساتھ لوگوں کو متنبہ بھی کر دیتے تھے کہ یاد رکھو: یہ طریقے ہم اس لیے نہیں بتا رہے ہیں کہ تم ان پر عمل شروع کر دو بلکہ اس لیے بتا رہے ہیں کہ تم پر جادو اور معجزے کا فرق واضح ہو اور تم جادو سے پرہیز کرو اس لحاظ سے ہمارا وجود تمہارے لیے ایک امتحان ہے کہ ہماری باتوں کو سمجھ کر تم جادو سے پرہیز کرتے ہو یا ہم سے جادو کے طریقے سیکھ کر ان پر عمل شروع کر دیتے ہو یہ کام انبیاء کے بجائے فرشتوں سے بظاہر اس بنا پر لیا گیا کہ جادو کے فارمولے بتانا خواہ وہ صحیح مقصد سے کیوں نہ ہو انبیائے کرام کو زیب نہیں دیتا تھا اس کے برعکس فرشتے چونکہ غیر مکلف ہوتے ہیں اس لیے ان سے بہت سے تکوینی کام لیے جا سکتے ہیں بہر حال: نافرمان لوگوں نے ان فرشتوں کی طرف کہی ہوئی باتوں کو: تو نظر انداز کر دیا اور ان کے بتائے ہوئے فارمولوں کو جادو کرنے میں استعمال کیا اور وہ بھی ایسے گھناؤنے مقاصد کے لیے جو ویسے بھی حرام تھے مثلاً میاں بیوی میں پھوٹ ڈال کر نوبت طلاق تک پہنچا دینا یہاں سے جملہ معترضہ کے طور پر ایک اور اُصولی غلطی پر متنبہ کیا جا رہا ہے اور وہ یہ کہ جادو پر ایمان رکھنے والے یہ سمجھتے تھے کہ جادو میں بذات خود ایسی

تاثیر موجود ہے جس سے مطلوبہ نتیجہ خود بخود اللہ کے حکم کے بغیر بھی برآمد ہو جاتا ہے گویا اللہ چاہے یا نہ چاہے وہ نتیجہ پیدا ہو کر رہے گا یہ عقیدہ بذات خود کفر تھا اس لیے یہ واضح کر دیا گیا کہ دنیا کے دوسرے اسباب کی طرح جادو بھی محض ایک سبب ہے اور دنیا میں کوئی سبب بھی اپنا مسبب یا نتیجہ اس وقت تک ظاہر نہیں کرسکتا جب تک اللہ کی مشیت اس کے ساتھ متعلق نہ ہو کائنات کی کسی چیز میں بذات خود نہ کسی کو نفع پہنچانے کی طاقت ہے نہ نقصان پہنچانے کی لہٰذا اگر کوئی ظالم کسی پر ظلم کرنا چاہتا ہے تو وہ اللہ کی قدرت اور مشیت کے بغیر کچھ نہیں کرسکتا البتہ چونکہ یہ دنیا ایک امتحان کی جگہ ہے اس لیے یہاں اللہ کی سنت یہ ہے کہ جب کوئی شخص اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے کوئی گناہ کرنا چاہتا ہے یا کسی پر ظلم کرنا چاہتا ہے تو اگر اللہ تعالیٰ تکوینی مصلحت کے مطابق سمجھتا ہے تو اپنی مشیت سے وہ کام کرادیتا ہے اسی کے نتیجے میں ظالم کو گناہ اور مظلوم کو ثواب ملتا ہے ورنہ اگر اللہ اسے اس کام کی قدرت ہی نہ دے تو امتحان کیسے ہو؟ لہٰذا جتنے گناہ کے کام دنیا میں ہوتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت اور مشیت سے ہوتے ہیں اگرچہ اس کی رضامندی ان کو حاصل نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کی رضامندی میں فرق یہی ہے کہ مشیت اچھے برے ہر کام سے متعلق ہوسکتی ہے مگر رضامندی صرف جائز اور ثواب کے کاموں سے مخصوص ہے اس آیت کے شروع میں تو یہ کہا گیا ہے کہ وہ یہ حقیقت جانتے ہیں کہ جو مشرکانہ جادو کا خریدار ہوگا اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں لیکن آیت کے آخری حصے میں فرمایا ہے کہ: کاش وہ علم رکھتے: جس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں اس حقیقت کا علم نہیں ہے بظاہر دونوں باتیں متضاد لگتی ہیں لیکن درحقیقت اس انداز بیاں سے یہ عظیم سبق دیا گیا ہے نرا علم جس پر عمل نہ ہو حقیقت میں علم کا مستحق نہیں بلکہ وہ کالعدم ہے۔لہٰذا اگر وہ یہ بات جانتے تو ہیں مگر ان کا عمل اس کے برخلاف ہے تو وہ علم کس کام کا؟ کاش کہ وہ حقیقی علم رکھتے تو اس پر ان کا عمل بھی ہوتا:

سامعین ذی وقار: آپ نے قرآن کی نظر میں جادو ٹونے اور دیگر بدافعال کے متعلق سنا ہے قرآن کے مطابق جادو کفر ہے کرنے والا کافر کروانے والا بھی کافر مگر افسوس لوگ آج ان معملات میں اس قدر پڑ چکے ہیں کہ پڑوسی۔ پڑوسی کو تکلیف دینے کیلئے سرمایہ بھی خرچ کرتا ہے اور آخرت بھی تباہ کر دیتا ہے۔بہت ہی کم انسان یعنی مسلمان ایسے ہیں کہ جو دوسرے انسانوں کو خوشی دیں غم دینے والے زیادہ ہیں آپ باہر دیکھیں سائن بورڈ سے بھرے پڑے ہیں علاقے جادوگروں کے پاس لوگوں کا رش رہتا ہے جادوگر عزت بھی لوٹتے ہیں مال بھی لوٹتے ہیں ہم انکی دہلیز پر کھڑے رہتے ہیں گندگی سے خوشبو کی توقع کیسے کی جاسکتی ہے تو پھر کافر سے علاج کیسے ہوسکتا ہے: خدارہ مسلمانوں: مسلمان کی شان یہ ہے کہ وہ اپنے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان کو تکلیف نہ دے: آج زبان اور ہاتھ سے تکلیف دینے میں کوئی قصر نہیں اس لیے ذہن میں یہ بات بٹھالیں رک جادو کروانا کفر ہے جادوگر کے پاس جانا بھی کفر ہے جادو کرنے والا: واجب القتل ہے اللہ ہمارے معاشرے کو اس لعنت سے بچائیں (مشورہ) جن لوگوں پر جادو کا اثر ہوتا ہے اگر وہ اپنا علاج کروانا چاہتے ہیں تو انہیں چاہیے: وہ اپنے محلہ کی مسجد کے امام صاحب سے مشورہ لیں اور باعمل عالم سے اپنا علاج کروائیں:

(اللہ عمل کی توفیق عطا فرمائے)

اے رب العرش العظیم ہماری آنکھوں کی روشنی کو قرآنی الفاظ سے تیز فرما دے

اے رب العرش العظیم ہمارے کانوں میں اپنے دین کی مٹھاس بھر دے

اے رب العرش العظیم ہماری زبانوں کو اپنے نور کی مٹھاس سے بھر دے

اے رب العرش العظیم ہمارے دلوں کو اپنے نور سے منور فرما دے

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن صور پھونک دیا جائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائینگے

اے رب العرش العظیم اس دن کی رسوائی سے بچا جس دن ساری انسانیت آپکی عدالت میں جمع ہو گی

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن حساب کتاب کے بعد اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن چہرے سیاہ کر دیے جائینگے

اے رب العرش العظیم ہماری مدد فرما

اے رب العرش العظیم ہمیں سیدھا راستہ دکھا

فا نصر علی القوم الکافرین

فانصر علی القوم الظالمین

فا نصر علی القوم المشر کین:

## کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟

جب ہم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پہچان تھی تعلیمی درس گاہیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسدان بھی مسلمان تھے دنیا میں ہر نئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ہم نے صوبائیت، لسانیت کو اپنایا اور فرقہ بندی کو اپنی پہچان بنایا تب سے ہم ہر شعبہ میں زوال کا شکار ہیں پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جا رہی ہے آیئے ہم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پہچان بطور مسلمان کروائیں تا کہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گم شدہ علمی میراث واپس مل جائے اور عظمتِ رفتہ بحال ہو جائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی ریاست میں صحابہ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے امین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ: